Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Wildlife laws of Pakistan and Islamic teachings : Critical review

وائلڈ لائف سے متعلقہ پاکستانی قوانین اور اسلامی تعلیمات: تنقیدی جائزہ

Authors Details

1. **Salman Zubair Khan**
   PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
2. **Dr. Malik Kamran (Corresponding Author)**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan. **malik.kamran@ais.uol.edu.pk**
3. **Dr. Arshad Javid**
   Chairman, Department of Wildlife and Ecology, University of Veterinary and Animal Sciences (UVAS), Lahore, Pakistan.

Citation

Khan, Salman Zubair, Dr. Malik Kamran, and Dr. Arshad Javid. "Wildlife laws of Pakistan and Islamic teachings: Critical review." *Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025):417 −334.

Submission Timeline

Received: Dec 17, 2024
Revised: Jan 03, 2025
Accepted: Jan 17, 2025
Published Online:
Jan 28, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Wildlife laws of Pakistan and Islamic teachings : Critical review

وائلڈ لائف سے متعلقہ پاکستانی قوانین اور اسلامی تعلیمات: تنقیدی جائزہ

☆ سلمان زبیر خان ☆ ڈاکٹر ملک کامران ☆ ڈاکٹر ارشد جاوید

Abstract

For the protection of wildlife in Pakistan, all four provinces have enacted their own laws that play an important role in the protection of animals, birds and natural ecosystems. In Punjab, the "Punjab Wildlife Act 1974" is in force, which regulates the breeding and hunting of rare species, but lack of implementation hinders its effective implementation. In Sindh, the "Sindh Wildlife Protection Act 2020" is a relatively modern law that takes into account international standards, but corruption and lack of resources limit its effectiveness. In Khyber Pakhtunkhwa, several national parks and conservation areas have been established under the "Wildlife Act 2015", which is a positive development, but due to lack of public awareness and lack of involvement of the local population, some projects have proven ineffective. The implementation of wildlife laws is most challenging in Balochistan, where institutional weakness and political instability hinder the implementation of these laws, although some local communities have taken some successful steps on their own. Overall, although laws for wildlife protection exist in all four provinces, there is a dire need for effective implementation, resource provision, and public awareness to secure the future of Pakistan's wildlife. If these laws are implemented in practice rather than being limited to documents, not only will it be possible to protect rare animals and birds, but the ecological balance will also be maintained. By involving the local population in these conservation projects, they can be provided with employment opportunities, which can enable them to become wildlife guardians. In addition, cooperation with international organizations and the use of technology can improve the monitoring system. In the future, these laws must be made more comprehensive and aligned with local needs so that Pakistan's wildlife can be effectively protected. In the article under consideration, Pakistani wildlife-related laws have been reviewed in the light of Islamic teachings.

Keywords: Wildlife, organizations, cooperation, state level, public awareness, population.

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

☆ چیئرمین، شعبہ وائلڈ لائف وایکالوجی، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور، پاکستان۔

تعارف موضوع

پاکستان میں جنگلی حیات کے تحفظ سے متعلق قانونی سفر کا آغاز 1959ء سے ہوتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد برطانوی دور کے بعض قوانین جزوی طور پر نافذ العمل رہے، تاہم ایک مربوط اور جامع قانونی ڈھانچہ فراہم کرنے کے لیے حکومت پاکستان نے مختلف ادوار میں چند اہم قوانین وضع کیے۔ ان قوانین کا اجمالی و تنقیدی جائزہ درج ذیل ہے:

. West Pakistan Wildlife Protection Ordinance, 1959

پس منظر

1947 کے بعد پاکستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے کوئی واضح وفاقی یا صوبائی قانون موجود نہ تھا۔ اس وقت غیر منظم شکار اور جنگلی جانوروں کی تیزی سے کمی ایک سنگین مسئلہ بن چکا تھا۔ ان مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے 1959 میں مغربی پاکستان (موجودہ چاروں صوبے) کے لیے وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس جاری کیا گیا تاکہ جنگلی حیات کی غیر قانونی شکار کو روکا جاسکے اور ان کی بقا کو یقینی بنایا جاسکے۔

اہم خصوصیات

1۔ **مخصوص جانوروں کو تحفظ فراہم کرنا:** اس آرڈیننس کے تحت بعض جانوروں اور پرندوں کی نسلوں کو خصوصی تحفظ فراہم کیا گیا، جنہیں شکار سے بچانے کے لیے قانون کے تحت محفوظ قرار دیا گیا تھا۔

2۔ **شکار پر لائسنس سسٹم متعارف کرانا:** اس آرڈیننس نے شکار کے لیے لائسنس سسٹم متعارف کرایا، جس سے شکار کے ضوابط اور ان کی اجازت دینے کے عمل کو باقاعدہ کیا گیا۔

3۔ **محفوظ علاقوں (Sanctuaries) اور گیم ریزرو (Game Reserves) کا قیام:** اس آرڈیننس نے مخصوص علاقوں کو جنگلی حیات کے لیے محفوظ علاقے اور گیم ریزرو قرار دینے کی اجازت دی، تاکہ جنگلی حیات کے قدرتی مسکن کی حفاظت کی جاسکے اور غیر قانونی شکار کی روک تھام کی جاسکے۔

ترامیم

ویسٹ پاکستان وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس، 1959 میں کسی بڑی وفاقی سطح کی ترمیم کا ریکارڈ نہیں ملتا۔ تاہم، صوبوں نے بعد میں اپنے اپنے الگ قوانین بنا لیے، جنہوں نے اس آرڈیننس کو مکمل طور پر ریپلیس کر دیا۔ ان میں صوبہ پنجاب اور سندھ کے وائلڈ لائف پروٹیکشن قوانین شامل ہیں۔

موجودہ حیثیت

آرڈیننس، 1959 عملی طور پر منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ صوبوں نے اپنے اپنے الگ قوانین بنا لیے ہیں۔ تاہم، اس آرڈیننس نے پاکستان میں وائلڈ لائف کے تحفظ کے حوالے سے ایک ابتدائی قانونی فریم ورک فراہم کیا، جس پر بعد کے قوانین استوار ہوئے۔

تنقیدی جائزہ

* آرڈیننس میں بہت زیادہ عمومی دفعات شامل تھیں اور علاقائی ماحولیاتی تنوع کو خاطر میں نہیں لایا گیا تھا، جس کی وجہ سے مختلف علاقوں میں اس کا نفاذ موثر نہ ہو سکا۔
* اس آرڈیننس میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کا فقدان تھا، اور نفاذ کے حوالے سے ایک مضبوط نظام کا قیام نہیں کیا جاسکا۔

ویسٹ پاکستان وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس، 1959 نے پاکستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا، جس میں شکار پر

پابندی، مخصوص جانوروں کی حفاظت، اور قدرتی مسکنوں کی بقا کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ اگرچہ اس قانون کو بعد میں صوبائی سطح پر ریپلیس کر دیا گیا، لیکن اس نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ابتدائی قانونی ڈھانچہ فراہم کیا، جس کا اثر آج بھی مختلف صوبوں کے وائلڈ لائف قوانین پر دکھائی دیتا ہے۔[1]

. West Pakistan Wildlife Protection Rules, 1960

پس منظر

ویسٹ پاکستان وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس، 1959 کے نفاذ کے بعد، اس کی مؤثر عمل درآمد اور تکمیل کے لیے تفصیلی ضوابط کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے 1960 میں ویسٹ پاکستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز مرتب کیے گئے۔ ان قواعد کا مقصد آرڈیننس کی مشروح وضاحت کرنا اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے اقدامات کو مزید مؤثر بنانا تھا۔

اہم خصوصیات

1۔ لائسنس کے طریقہ کار اور شکار کے موسموں کی تفصیل: ان رولز کے تحت شکار کے لیے لائسنس کے حصول کے طریقہ کار کی وضاحت کی گئی۔ یہ لائسنس مخصوص موسموں اور حالات میں دیے جاتے تھے، جن کا مقصد غیر قانونی شکار کو روکنا اور قدرتی ماحول کی حفاظت کرنا تھا۔

2۔ محفوظ جانوروں کی فہرست: رولز میں ان جانوروں کی تفصیل فراہم کی گئی جنہیں شکار کے لیے محفوظ قرار دیا گیا تھا۔ یہ فہرست جنگلی حیات کی حفاظت کے لیے اہم قدم تھی اور اس کے ذریعے شکار کی نوعیت اور اسے انجام دینے کے اصولوں کی وضاحت کی گئی۔

3۔ سزا اور جرمانے: شکار کے ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے سزا اور جرمانے کا تعین کیا گیا تھا۔ ان سزاؤں کا مقصد شکار پر قابو پانا اور جنگلی حیات کے تحفظ کو یقینی بنانا تھا۔

4۔ محفوظ علاقے اور گیم ریزرو کا انتظام: ان رولز میں مخصوص جنگلی حیات کے لیے محفوظ علاقے (Sanctuaries) اور گیم ریزرو کے انتظام کے حوالے سے قواعد و ضوابط وضاحت سے بیان کیے گئے تھے۔ ان علاقوں میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مخصوص اقدامات کی پیروی ضروری تھی۔

ترامیم

ویسٹ پاکستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز 1960 میں کوئی بڑی ترامیم نہیں کی گئیں۔ تاہم، اس کے بعد کے قوانین اور صوبوں کے ضوابط نے ان رولز کے اصولوں کو متعارف کرایا اور ان کی بنیاد پر ترامیم کی گئیں۔

موجودہ حیثیت

آج کے دور میں یہ رولز پرانے ہو چکے ہیں اور زیادہ تر صوبائی قوانین اور قواعد نے ان کی جگہ لے لی ہے۔ صوبوں نے اپنے قوانین اور ضوابط وضع کیے ہیں جو جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے زیادہ تفصیل اور مؤثریت فراہم کرتے ہیں۔ تاہم، ان رولز نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم قانونی بنیاد فراہم کی تھی، جس کے اثرات آج بھی مختلف صوبائی قوانین میں موجود ہیں۔

[1] Government of Pakistan, *Wildlife Protection Ordinance* (Islamabad: Ministry of Law, Government of Pakistan, 1959), pp. 1–20; IUCN Pakistan, *Biodiversity Action Plan for Pakistan* (Karachi: IUCN Pakistan, 2004), pp. 1–150.

تنقیدی جائزہ

1۔ جزئیاتی معاملات پر زیادہ زور: ان رولز میں جنگلی حیات کے شکار کے مختلف پہلوؤں کی تفصیل فراہم کی گئی، لیکن اس میں بعض اوقات انفرادی علاقوں کے ماحولیاتی حالات اور تنوع کو مکمل طور پر مد نظر نہیں رکھا گیا۔

2۔ نفاذ کی کمی: ان رولز کے نفاذ میں کمی محسوس کی گئی، کیونکہ ان کے تحت مانیٹرنگ کے نظام کی کمی اور وسائل کی کمی کی وجہ سے ان کے اثرات مختلف علاقوں میں یکساں نہیں تھے۔

3۔ ماحولیاتی تنوع کا تحفظ: جنگلی حیات کے قدرتی ماحول کے تحفظ کے لیے مزید اقدامات کی ضرورت تھی، خاص طور پر ماحولیاتی تنوع اور قدرتی مسکنوں کے لیے۔ ان رولز میں ان پہلوؤں کو مؤثر طریقے سے شامل کرنے کی ضرورت تھی تاکہ ان علاقوں میں جنگلی حیات کی بقاء کو یقینی بنایا جا سکے۔

ویسٹ پاکستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز، 1960 نے پاکستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک تفصیلی اور اہم قانونی فریم ورک فراہم کیا تھا، جس نے شکار کے ضوابط، محفوظ علاقوں کی انتظامیہ، اور جنگلی جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے اقدامات متعارف کرائے۔ تاہم، ان رولز کی موجودہ حیثیت محدود ہو چکی ہے کیونکہ صوبوں نے اپنے اپنے قوانین وضع کیے ہیں، اور ان رولز میں نفاذ کی صلاحیت اور ماحولیاتی تنوع کے تحفظ کے حوالے سے مزید بہتری کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔[5]

The Pakistan Wildlife Ordinance, 1971

پس منظر

پاکستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط قانونی فریم ورک کی ضرورت محسوس کی گئی، خاص طور پر 1960 کے ویسٹ پاکستان وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس اور اس کے بعد کے قوانین میں موجود کچھ خلا کو دور کرنے کے لیے۔ اس پس منظر میں، 1971 میں پاکستان وائلڈ لائف آرڈیننس کا نفاذ کیا گیا تاکہ ملک بھر میں جنگلی حیات کے تحفظ اور قدرتی مسکنوں کی بقاء کو مزید مؤثر بنایا جا سکے۔ 1971 کے بعد مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد وفاقی سطح پر جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے یہ نیا آرڈیننس جاری کیا گیا۔

اہم خصوصیات

1۔ وفاقی سطح پر جنگلی حیات کا تحفظ: پاکستان وائلڈ لائف آرڈیننس 1971 نے وفاقی سطح پر جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے حکمت عملی وضع کی۔ اس کے تحت وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان مشترکہ کوششوں کو فروغ دیا گیا تاکہ جنگلی حیات کے تحفظ کے ضوابط کا مؤثر نفاذ کیا جا سکے۔

2۔ محفوظ علاقے اور جنگلی حیات کے لیے خصوصی انتظامات: اس آرڈیننس کے تحت نیشنل پارکس، گیم ریزرو اور وائلڈ لائف سینکچوریز کی واضح تعریف کی گئی، جن میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مخصوص اقدامات متعارف کرائے گئے تھے۔ ان علاقوں میں شکار پر پابندی عائد کی گئی اور ان کی دیکھ بھال کے لیے مخصوص انتظامات کیے گئے۔

3۔ شکار پر سخت پابندیاں: اس آرڈیننس کے ذریعے شکار کے حوالے سے سخت ضوابط وضع کیے گئے تھے، جن میں شکار کے لیے سزائیں اور جرمانے تجویز کیے گئے تھے تاکہ غیر قانونی شکار کی روک تھام کی جا سکے۔ شکار کے ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے سخت سزاؤں کا

---

[5] West Pakistan Rules, *West Pakistan Wildlife Protection Rules* (Lahore: West Pakistan Government Press, 1960), pp. 1–30; WWF Pakistan, *Pakistan Wildlife Conservation Report 2020* (Lahore: WWF Pakistan, 2020), pp. 1–80.

انتظام کیا گیا تھا۔

4۔ جانوروں کی دیکھ بھال اور تحفظ: پاکستان وائلڈ لائف آرڈیننس 1971 میں جنگلی جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے، جن کے تحت زخمی یا بیمار جانوروں کے علاج کے لیے ادارے قائم کیے گئے تھے۔

5۔ پھولوں اور پودوں کا تحفظ: اس آرڈیننس میں جنگلی پودوں اور درختوں کی حفاظت کے لیے بھی ضوابط شامل کیے گئے، تاکہ ان کی نسل کشی کو روکا جا سکے اور قدرتی ماحول کو محفوظ بنایا جا سکے۔

ترامیم

پاکستان وائلڈ لائف آرڈیننس 1971 میں کچھ ترامیم کی گئیں، خاص طور پر اس کے نفاذ کے طریقہ کار میں تبدیلیاں کی گئیں تاکہ مقامی سطح پر بہتر نفاذ ممکن ہو سکے۔ 18ویں آئینی ترمیم (2010) کے بعد، وائلڈ لائف کا معاملہ صوبوں کے دائرہ اختیار میں چلا گیا، جس کے نتیجے میں یہ آرڈیننس وفاقی سطح پر غیر مؤثر ہو گیا۔

موجودہ حیثیت

پاکستان وائلڈ لائف آرڈیننس 1971 نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم قانونی فریم ورک فراہم کیا تھا، تاہم، 18ویں آئینی ترمیم کے بعد صوبوں نے اپنے قوانین متعارف کرائے ہیں، جس سے وفاقی سطح پر جنگلی حیات کے قوانین کی اہمیت میں کمی آئی ہے۔ اب زیادہ تر صوبوں نے اپنے قوانین اور ضوابط ترتیب دیے ہیں۔

تنقیدی جائزہ

1۔ عملی نفاذ کی کمی: پاکستان وائلڈ لائف آرڈیننس 1971 میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مفصل ضوابط وضع کیے گئے تھے، لیکن ان کے عملی نفاذ میں مشکلات پیش آئیں۔ خاص طور پر کچھ علاقوں میں وسائل کی کمی اور قوانین کے نفاذ کی کمی کی وجہ سے ان ضوابط کا اثر محدود رہا۔

2۔ ماحولیاتی تنوع کا تحفظ: اس آرڈیننس میں ماحولیاتی تنوع کے تحفظ کے حوالے سے مزید اقدامات کی ضرورت تھی، خصوصاً مخصوص خطوں میں جنگلی حیات کی نسلوں کے تحفظ کے لیے تفصیلی منصوبوں کی کمی تھی۔

3۔ صوبوں کی ضروریات کے مطابق لچکدار نہ ہونا: آرڈیننس کے نفاذ کے بعد اس میں صوبوں کی ضروریات کے مطابق لچکدار پالیسیوں کی کمی محسوس کی گئی، جس کے باعث مقامی سطح پر مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔

پاکستان وائلڈ لائف آرڈیننس 1971 نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم قانونی بنیاد فراہم کی۔ اس آرڈیننس نے جنگلی حیات کے شکار کی روک تھام اور قدرتی مسکنوں کی حفاظت کے لیے ایک واضح فریم ورک فراہم کیا تھا۔ تاہم، عملی نفاذ میں مسائل اور صوبوں کے قوانین کے تحت مزید تبدیلیوں کی ضرورت کے باعث اس آرڈیننس کی اہمیت اور اثرات مختلف علاقوں میں مختلف رہے ہیں۔[3]

. Sindh Wildlife Protection Ordinance, 1972

پس منظر

سندھ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مؤثر قانونی فریم ورک کی ضرورت محسوس کی گئی، خاص طور پر صوبے کی مخصوص ضروریات اور

---

[3] Government of Pakistan, *Pakistan Environmental Protection Ordinance* (Islamabad: Ministry of Environment, Government of Pakistan, 1971), pp. 1–25; Ministry of Climate Change, *National Climate Change Policy* (Islamabad: Ministry of Climate Change, Government of Pakistan, 2015), pp. 1–60.

مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے 1972 میں سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس متعارف کرایا گیا۔ یہ آرڈیننس پاکستان وائلڈ لائف آرڈیننس 1971 کے تحت ہونے والے اقدامات کے بعد سندھ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم ضابطہ تھا۔ اس کا مقصد صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ اور قدرتی ماحول کی بقاء کو یقینی بنانا تھا۔

اہم خصوصیات

1۔ صوبائی سطح پر جنگلی حیات کا تحفظ: سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس 1972 نے صوبائی سطح پر جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک جامع حکمت عملی وضع کی۔ اس کے ذریعے صوبائی حکومت کو جنگلی حیات کے تحفظ کی ذمہ داری سونپی گئی اور اسے قانونی طور پر تحفظ فراہم کرنے کے لیے مخصوص اختیارات دیے گئے۔

2۔ نایاب اقسام کے جانوروں کی خصوصی فہرست: آرڈیننس کے تحت سندھ میں نایاب اقسام کے جانوروں کی مخصوص فہرست مرتب کی گئی تھی تاکہ ان کی حفاظت کے لیے خصوصی اقدامات کیے جا سکیں۔ ان جانوروں کی نسل کشی روکنے کے لیے ان پر شکار کی سخت پابندیاں عائد کی گئیں۔

3۔ محفوظ علاقے اور سینکچوریز کی تشکیل: اس آرڈیننس کے تحت سندھ میں مخصوص محفوظ علاقے (Sanctuaries) اور جنگلی حیات کے لیے گیم ریزرو کی تشکیل کی اجازت دی گئی۔ ان علاقوں میں جنگلی حیات کی بقا کے لیے مخصوص اقدامات کیے گئے اور شکار پر پابندیاں عائد کی گئیں تاکہ ان کی نسل کشی کو روکا جا سکے۔

4۔ شکار پر سخت پابندیاں: سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس 1972 کے تحت شکار کے حوالے سے سخت قوانین وضع کیے گئے تھے۔ اس میں غیر قانونی شکار کرنے والوں کے لیے سزائیں اور جرمانے تجویز کیے گئے تھے تاکہ جنگلی حیات کے تحفظ کے ضوابط کی خلاف ورزی کو روکا جا سکے۔

5۔ تجارتی بنیادوں پر شکار پر سخت قوانین: اس آرڈیننس میں تجارتی بنیادوں پر شکار کرنے والوں کے لیے بھی سخت قوانین وضع کیے گئے تاکہ جنگلی حیات کے شکار کو منافع کے لیے استعمال کرنے سے روکا جا سکے۔

6۔ جنگلی حیات کی دیکھ بھال: سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس 1972 کے تحت جنگلی جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے مخصوص ادارے اور مراکز قائم کیے گئے تاکہ زخمی یا بیمار جانوروں کو علاج فراہم کیا جا سکے اور ان کی زندگی بچائی جا سکے۔

7۔ پودوں اور درختوں کی حفاظت: اس آرڈیننس میں جنگلی پودوں اور درختوں کی حفاظت کے لیے بھی قوانین وضع کیے گئے تھے تاکہ ان کی نسل کشی کو روکا جا سکے اور قدرتی ماحول کی بقاء کو یقینی بنایا جا سکے۔

ترامیم

سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس 1972 میں مختلف ترامیم کی گئیں تاکہ قوانین کو مزید مؤثر اور جدید بنایا جا سکے۔ ان ترامیم میں شکار کے طریقوں پر پابندیاں اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مزید اقدامات شامل کیے گئے۔ تاہم، 2020 میں سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ کے تحت نئے قانون نے اس آرڈیننس کو مکمل طور پر ریپلیس کر دیا۔

موجودہ حیثیت

سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس 1972 نے سندھ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کیا تھا، لیکن 2020 میں سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ کے تحت نئے قوانین کا نفاذ عمل میں آیا۔ اس نئے قانون نے آرڈیننس کو تبدیل کر کے سندھ میں

جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک جدید اور مؤثر فریم ورک فراہم کیا۔

تنقیدی جائزہ

1۔ نفاذ میں مشکلات: سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس 1972 کے نفاذ میں بعض علاقوں میں مشکلات پیش آئیں، خاص طور پر وسائل کی کمی اور ماہر عملے کی کمی کی وجہ سے۔ اس کے باوجود، اس آرڈیننس نے جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے کچھ اہم اقدامات کیے۔

2۔ صوبائی سطح پر مزید تعاون کی ضرورت: اس آرڈیننس کے تحت جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے صوبائی سطح پر مزید تعاون کی ضرورت محسوس ہوئی، تاکہ مختلف ادارے اور محکمے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بہتر طریقے سے کام کر سکیں۔

3۔ ماحولیاتی تنوع کی حفاظت: سندھ میں ماحولیاتی تنوع کے تحفظ کے لیے اس آرڈیننس میں مزید اقدامات کی ضرورت تھی، خصوصاً مخصوص نوع کے جانوروں اور پودوں کی نسلوں کے تحفظ کے لیے۔

سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس 1972 نے سندھ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم قانونی فریم ورک فراہم کیا۔ اس کے ذریعے صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مخصوص اقدامات کیے گئے، لیکن عملی نفاذ میں کچھ مشکلات اور وسائل کی کمی کے باعث اس کے اثرات میں فرق آیا۔ اس آرڈیننس نے سندھ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کی، جس کی موجودہ حیثیت اور ترامیم نے اس کی اہمیت کو مزید تقویت دی ہے۔ آج کل سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 2020 کے نفاذ کے بعد یہ ایک نیا دور شروع ہوا ہے، جس میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مزید مؤثر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔[4]

. Balochistan Wildlife Protection Act, 1974

پس منظر

بلوچستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک قانونی فریم ورک کی ضرورت محسوس کی گئی تھی، جس کا مقصد نہ صرف جنگلی حیات کی بقا کو یقینی بنانا تھا بلکہ قدرتی وسائل کی پائیدار حفاظت بھی کرنا تھا۔ اس ضرورت کے پیش نظر 1974 میں بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ کا نفاذ کیا گیا تاکہ صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کیے جا سکیں۔ اس ایکٹ نے صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک جامع قانونی نظام فراہم کیا اور پاکستان کے دیگر صوبوں کے قوانین کی تکمیل میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

اہم خصوصیات

1۔ صوبائی سطح پر جنگلی حیات کا تحفظ: بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 1974 نے صوبائی سطح پر جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط فریم ورک تشکیل دیا۔ اس ایکٹ کے تحت بلوچستان حکومت کو جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے مخصوص اختیارات دیے گئے تاکہ صوبے میں قدرتی وسائل کا مؤثر انتظام کیا جا سکے۔

2۔ محفوظ علاقے اور سینکچوریز کی تشکیل: ایکٹ کے تحت بلوچستان میں مخصوص محفوظ علاقے (Sanctuaries) اور جنگلی حیات کے لیے گیم ریزرو قائم کیے گئے۔ ان محفوظ علاقوں میں جنگلی حیات کی نسلوں کی بقا کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے اور شکار پر پابندیاں عائد کی گئیں تاکہ ان کی نسل کشی کو روکا جا سکے۔

---

[4] Government of Sindh, *Sindh Wildlife Protection Ordinance* (Karachi: Sindh Government Press, 1972), pp. 1–35.

3۔ شکار پر پابندیاں اور قوانین: بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 1974 کے تحت شکار کے حوالے سے سخت قوانین وضع کیے گئے تھے۔ اس میں غیر قانونی شکار کی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے سزائیں اور جرمانے تجویز کیے گئے تھے، تاکہ جنگلی حیات کے تحفظ کے ضوابط کی خلاف ورزی کو روکا جاسکے۔

4۔ تجارتی بنیادوں پر شکار پر پابندیاں: اس ایکٹ میں تجارتی بنیادوں پر شکار کرنے والوں کے لیے بھی مخصوص ضوابط وضع کیے گئے تھے تاکہ جنگلی حیات کے شکار کو منافع کے لیے استعمال کرنے سے روکا جاسکے۔

5۔ جنگلی حیات کی دیکھ بھال اور ریسکیو: ایکٹ کے تحت جنگلی حیات کی دیکھ بھال اور ریسکیو کے لیے مخصوص ادارے قائم کیے گئے تاکہ زخمی یا بیمار جانوروں کو علاج فراہم کیا جاسکے اور ان کی زندگی بچائی جاسکے۔

6۔ ماحولیاتی تعلیم اور آگاہی: بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 1974 میں ماحولیاتی تعلیم اور جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے عوامی آگاہی پھیلانے کے اقدامات شامل تھے تاکہ لوگوں میں جنگلی حیات کے تحفظ کا شعور بڑھایا جاسکے۔

ترامیم

اس ایکٹ میں مختلف ترامیم کی گئیں تاکہ اسے مزید مؤثر اور موجودہ دور کی ضروریات کے مطابق بنایا جاسکے۔ ان ترامیم میں شکار کے طریقوں پر پابندیاں اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مزید اقدامات شامل کیے گئے تاکہ ایکٹ کو جدید مسائل سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔

موجودہ حیثیت

بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 1974 نے بلوچستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کیا تھا۔ تاہم، اس میں ترامیم کے ذریعے اس ایکٹ کو مزید مؤثر بنایا گیا ہے تاکہ صوبے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کیا جاسکے اور جنگلی حیات کے تحفظ میں بہتری لائی جاسکے۔

تنقیدی جائزہ

1۔ نفاذ میں مشکلات: بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 1974 کے نفاذ میں بعض علاقے میں وسائل کی کمی، ماہر عملے کی کمی، اور جغرافیائی مشکلات کی وجہ سے مشکلات پیش آئیں۔ ان مشکلات کے باوجود، ایکٹ نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے اہم اقدامات کیے۔

2۔ صوبائی سطح پر مزید تعاون کی ضرورت: بلوچستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے صوبائی سطح پر مزید تعاون کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ مختلف محکمے اور ادارے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مؤثر طریقے سے کام کرسکیں۔

3۔ جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مزید اقدامات کی ضرورت

بلوچستان میں ماحولیاتی تنوع کے تحفظ کے لیے اس ایکٹ میں مزید اقدامات کی ضرورت تھی، خاص طور پر نایاب اور خطرے سے دوچار نوع کے جانوروں کی حفاظت کے لیے۔

بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 1974 نے صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مؤثر اور مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کیا۔ اس ایکٹ نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے متعدد اقدامات کیے، تاہم عملی نفاذ میں بعض مشکلات کا سامنا کیا گیا۔ اس کے باوجود، یہ ایکٹ

بلوچستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتا ہے، جس کی موجودہ ترامیم نے اس کی اہمیت اور مؤثریت کو مزید بڑھایا ہے۔[5]

Balochistan Wildlife Protection Rules, 1975

پس منظر

بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز 1975، بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 1974 کے نفاذ کے بعد ترتیب دیے گئے تاکہ ایکٹ کی جامع حکمت عملی اور مقاصد کو عملی طور پر نافذ کیا جا سکے۔ ان رولز کا مقصد صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک تفصیلی فریم ورک فراہم کرنا تھا، جس میں شکار کے قوانین، محفوظ علاقوں کے قیام اور جنگلی حیات کی دیکھ بھال کے لیے رہنما اصول شامل تھے۔ ان قواعد و ضوابط کا مقصد صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ضروری انتظامات کو یقینی بنانا تھا، اور یہ ایکٹ کی عملی تکمیل کے لیے ایک اہم جزو بنے۔

اہم خصوصیات

1۔ اجازت نامے اور شکار کے ضوابط: بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز 1975 میں شکار کے حوالے سے تفصیلی ضوابط وضع کیے گئے تھے۔ ان میں شکار کرنے کی اجازت کے لیے مخصوص اجازت ناموں کی ضرورت تھی، شکار کے موسم اور جگہوں کی تعیین، اور شکار پر عائد پابندیوں کے بارے میں رہنمائی فراہم کی گئی تھی۔ ان ضوابط کے ذریعے شکار کے عمل کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی گئی اور غیر قانونی شکار کی روک تھام کی گئی۔

2۔ جرمانے اور سزائیں: غیر قانونی شکار یا جنگلی حیات کے تحفظ کے ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کے لیے سزائیں اور جرمانے تجویز کیے گئے تھے تاکہ جنگلی حیات کے تحفظ کے قوانین کا مؤثر نفاذ کیا جا سکے۔ ان جرمانوں کا مقصد جنگلی حیات کے غیر قانونی شکار کو روکنا اور ان کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا۔

3۔ محفوظ علاقے اور سینکچوریز کا قیام: ان رولز کے تحت، بلوچستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مخصوص محفوظ علاقے (Sanctuaries) اور گیم ریزرو (Game Reserves) قائم کرنے کے ضوابط شامل تھے۔ ان علاقوں میں جنگلی حیات کی بقاء کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے، اور شکار پر پابندیاں عائد کی گئیں تاکہ ان کی نسل کشی کو روکا جا سکے۔

4۔ جنگلی حیات کی دیکھ بھال: ان رولز میں جنگلی حیات کی دیکھ بھال کے لیے مخصوص رہنما اصول شامل کیے گئے تھے۔ ان اصولوں میں زخمی یا بیمار جانوروں کو ریسکیو کرنے، ان کے علاج کے لیے مراکز قائم کرنے اور ان کی دیکھ بھال کے انتظامات شامل تھے۔

5۔ جنگلی پودوں اور درختوں کا تحفظ: ان رولز میں جنگلی پودوں اور درختوں کی نسل کشی کو روکنے کے لیے قوانین وضع کیے گئے تھے۔ اس میں جنگلی پودوں کی غیر قانونی کاٹائی اور ان کی تجارت پر پابندیاں عائد کی گئیں تاکہ قدرتی ماحول کی بقاء کو یقینی بنایا جا سکے۔

6۔ قانونی اختیار اور انتظامی ذمہ داریاں: بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز 1975 میں صوبائی حکومت اور متعلقہ اداروں کے لیے جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے قانونی اختیار اور انتظامی ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا۔ ان رولز کے تحت، مختلف محکموں اور اداروں کو جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے کام کرنے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔

7۔ عوامی آگاہی اور تعلیم: ان رولز میں عوامی آگاہی کے لیے اقدامات کی تجویز دی گئی تھی تاکہ لوگوں کو جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے

(5) Government of Balochistan, *Balochistan Wildlife Protection Act* (Quetta: Balochistan Government Press, 1974), pp. 1–40.

آگاہ کیا جا سکے اور ان کی اہمیت کو سمجھایا جا سکے۔

ترامیم

بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز 1975 میں مختلف ترامیم کی گئیں تاکہ انہیں مزید مؤثر اور موجودہ دور کی ضروریات کے مطابق بنایا جا سکے۔ ان ترامیم میں شکار کے طریقوں پر مزید پابندیاں عائد کی گئیں اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے نئے ضوابط شامل کیے گئے۔

موجودہ حیثیت

بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز 1975 نے بلوچستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مؤثر قانونی فریم ورک فراہم کیا۔ تاہم، جیسے جیسے وقت گزرا اور جنگلی حیات کے تحفظ کی ضروریات بدلیں، ان رولز میں مزید ترامیم کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آج کے دور میں یہ رولز بلوچستان کے جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے ایک اہم قانونی دستاویز کے طور پر موجود ہیں، اور ان میں 2014 کی پالیسی کے تحت بعض نئے رولز بھی شامل کیے گئے ہیں تاکہ موجودہ ماحول اور جنگلی حیات کے تحفظ کے نئے چیلنجز سے نمٹا جا سکے۔

تنقیدی جائزہ

1۔ نفاذ میں مشکلات: بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز 1975 کے نفاذ میں بعض مشکلات پیش آئیں، خاص طور پر وسائل کی کمی، عملے کی کمی اور جغرافیائی مسائل کی وجہ سے۔ ان مشکلات کے باوجود، رولز نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا۔

2۔ صوبائی سطح پر تعاون کی ضرورت: ان رولز کے نفاذ میں صوبائی سطح پر مزید تعاون کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ مختلف محکمے اور ادارے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بہتر طریقے سے کام کر سکیں۔

3۔ جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مزید اقدامات: بلوچستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ان رولز میں مزید اقدامات کی ضرورت تھی، خاص طور پر نایاب اور خطرے سے دوچار نوع کی حفاظت کے لیے۔

بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن رولز 1975 نے بلوچستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک تفصیلی قانونی فریم ورک فراہم کیا۔ ان رولز کے ذریعے جنگلی حیات کے شکار، دیکھ بھال، اور تحفظ کے لیے ضروری ضوابط وضع کیے گئے، تاہم عملی نفاذ میں بعض مشکلات کا سامنا کیا گیا۔ ان رولز کی موجودہ حیثیت نے بلوچستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کی ہے، لیکن اس کے نفاذ میں مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ ان قوانین کی حالیہ ترامیم اور پالیسیوں کے مطابق نئے رولز کا اضافہ، ان کی مؤثریت کو بڑھاتا ہے اور ان کی اہمیت کو تقویت دیتا ہے۔[6]

. Azad Jammu & Kashmir Wildlife Act, 1975

پس منظر

آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف ایکٹ 1975 کا مقصد علاقے کی جغرافیائی اور ماحولیاتی خصوصیات کے پیش نظر جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک موثر قانونی فریم ورک فراہم کرنا تھا۔ یہ ایکٹ جنگلی حیات کے قدرتی ماحول کے تحفظ اور بقاء کو یقینی بنانے کے لیے بنایا گیا، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں نایاب یا خطرے سے دوچار جنگلی حیات پائی جاتی ہیں۔

---

[6] Government of Balochistan, *Balochistan Forest Regulation* (Quetta: Balochistan Government Press, 1975), pp. 1–45.

اہم خصوصیات

1۔ وادیوں اور پہاڑی علاقوں میں نایاب جنگلی حیات کا تحفظ: آزاد جموں و کشمیر کے پہاڑی اور وادی علاقوں میں پائی جانے والی نایاب اقسام کی جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔

2۔ شکار پر پابندیاں: اس ایکٹ میں شکار کے مختلف طریقوں پر سخت پابندیاں عائد کی گئی ہیں، جن میں غیر قانونی شکار پر سزائیں اور جرمانے شامل ہیں۔ شکار کے پرمٹ کا نظام بھی وضع کیا گیا ہے۔

3۔ محفوظ علاقے اور سینکچوریز: ایکٹ کے تحت محفوظ علاقے (Sanctuaries) اور گیم ریزرو کے قیام کی اجازت دی گئی تاکہ جنگلی حیات کا تحفظ کیا جا سکے اور ان کے قدرتی ماحول کی حفاظت ہو۔

4۔ نایاب اقسام کی حفاظت: خطرے سے دوچار اور نایاب اقسام کی جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے ہیں۔

5۔ قانونی اور انتظامی ذمہ داریاں: محکمہ وائلڈ لائف آزاد جموں و کشمیر کو جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے قانونی اور انتظامی ذمہ داریاں تفویض کی گئی ہیں۔

ترامیم

آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف ایکٹ 1975 میں وقتاً فوقتاً ترامیم کی گئیں، خاص طور پر 1990 کے عشرے میں ضوابط میں تبدیلیاں کی گئیں تاکہ ان کے نفاذ کو مزید مؤثر بنایا جا سکے اور نئے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے جدید ضوابط وضع کیے جا سکیں۔

موجودہ حیثیت

آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف ایکٹ 1975 کا نفاذ اب بھی AJK Wildlife and Fisheries Department کے تحت کیا جا رہا ہے۔ یہ قانون آزاد جموں و کشمیر میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے اہم قانونی فریم ورک فراہم کرتا ہے اور اس کے نفاذ کے ذریعے جنگلی حیات کی بقاء اور ان کے قدرتی ماحول کی حفاظت کی کوشش کی جاتی ہے۔

تنقیدی جائزہ

اگرچہ آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف ایکٹ 1975 ایک جامع فریم ورک فراہم کرتا ہے، مگر اس کے نفاذ میں کئی چیلنجز درپیش ہیں۔ ان چیلنجز میں محدود مالی وسائل، ماہر عملے کی کمی اور قدرتی ماحول کی بدلتی حالت شامل ہیں، جس کی وجہ سے اس ایکٹ کا مؤثر نفاذ مشکلات کا شکار رہتا ہے۔ اس کے باوجود، یہ ایکٹ جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے آزاد جموں و کشمیر میں ایک اہم قانونی دستاویز ہے، جس کی افادیت کو وقت کے ساتھ بڑھایا جا سکتا ہے۔

آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف ایکٹ 1975 نے علاقے میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم قانونی فریم ورک فراہم کیا۔ اس ایکٹ کی اہمیت اس کے نفاذ کے دوران حاصل ہونے والی کامیابیوں اور چیلنجز کی بنیاد پر بڑھتی رہتی ہے۔ اس میں دی گئی حفاظتی تدابیر اور انتظامی ذمہ داریاں جنگلی حیات کے تحفظ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں، اور یہ قانون اب بھی آزاد جموں و کشمیر میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط قانونی بنیاد کے طور پر موجود ہے۔

Azad Jammu & Kashmir Wildlife Rules, 1985

پس منظر

آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف رولز 1985 کو آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف ایکٹ 1975 کے نفاذ کے لیے وضع کیا گیا۔ ان رولز کا مقصد جنگلی

حیات کے تحفظ، شکار کی سرگرمیوں کی نگرانی، اور محفوظ علاقوں کے قیام کے حوالے سے تفصیلی ضوابط فراہم کرنا تھا تاکہ ایکٹ کے اصولوں کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا جا سکے۔

اہم خصوصیات

1۔ شکار کے لائسنس اور پرمٹ کا نظام: ان رولز کے تحت شکار کی اجازت کے لیے لائسنس اور پرمٹ سسٹم متعارف کرایا گیا۔ شکار کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے یہ نظام اہم تھا، جس سے غیر قانونی شکار کی روک تھام میں مدد ملی۔

2۔ محفوظ علاقے اور سینکچوریز: ان رولز میں محفوظ علاقے (Sanctuaries) اور گیم ریزرو کے قیام کے حوالے سے تفصیل فراہم کی گئی، تاکہ جنگلی حیات کو ان کے قدرتی ماحول میں تحفظ دیا جا سکے۔

3۔ نایاب اقسام کا تحفظ: نایاب اور خطرے سے دوچار جنگلی حیات کی اقسام کے تحفظ کے لیے خصوصی ضوابط وضع کیے گئے ہیں تاکہ ان اقسام کی بقاء کو یقینی بنایا جا سکے۔

4۔ جنگلی حیات کی تجارت اور ٹریفک: ان رولز میں غیر قانونی جنگلی حیات کی تجارت اور ٹریفک کی روک تھام کے لیے قوانین وضع کیے گئے ہیں، تاکہ جنگلی حیات کی غیر قانونی تجارت کو محدود کیا جا سکے۔

5۔ قانونی اور انتظامی ذمہ داریاں: محکمہ وائلڈ لائف کے کردار اور انتظامی ذمہ داریوں کا تعین کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ افسران کی نگرانی اور ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں تفصیل سے ہدایات دی گئی ہیں۔

موجودہ حیثیت

آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف رولز 1985 کا نفاذ ابھی بھی AJK Wildlife and Fisheries Department کے تحت جاری ہے، اور یہ رولز جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے اہم معاون ضوابط فراہم کرتے ہیں۔ ان میں فراہم کردہ تفصیلات محکمہ کو جنگلی حیات کے انتظامات میں بہتری لانے میں مدد دیتی ہیں۔

تنقیدی جائزہ

اگرچہ آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف رولز 1985 نے جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے اہم ضوابط فراہم کیے ہیں، لیکن ان کے نفاذ میں وسائل کی کمی اور ماہر عملے کی کمی جیسے چیلنجز موجود ہیں۔ اس کے باوجود، یہ رولز آزاد جموں و کشمیر میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط فریم ورک فراہم کرتے ہیں، اور ان کے ذریعے جنگلی حیات کے انتظامات میں بہتری لائی جا رہی ہے۔

آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف رولز 1985 نے آزاد جموں و کشمیر وائلڈ لائف ایکٹ 1975 کے تحت جنگلی حیات کے تحفظ کو مزید مؤثر بنایا ہے۔ ان رولز میں دی گئی تفصیلی ہدایات اور ضوابط نے محکمہ وائلڈ لائف کو اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے انجام دینے میں مدد دی ہے اور ان کے ذریعے جنگلی حیات کے تحفظ میں کامیاب اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ تاہم، مزید اپڈیٹ اور وسائل کی فراہمی کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے تاکہ ان کے نفاذ میں مزید بہتری لائی جا سکے۔

. N.W.F.P. (North-West Frontier Province) Wildlife Act, 1975

پس منظر

خیبر پختونخوا (ماضی میں صوبہ سرحد) وائلڈ لائف ایکٹ 1975 کا مقصد صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ اور ان کے قدرتی ماحول کی حفاظت کے لیے ایک جامع قانونی فریم ورک فراہم کرنا تھا۔ یہ ایکٹ خیبر پختونخوا کے پہاڑی علاقے، جنگلات، اور دیگر قدرتی وسائل کے تحفظ کے لیے

بنایا گیا تھا تاکہ اس علاقے میں موجود جنگلی حیات کی بقاء کو یقینی بنایا جا سکے۔

اہم خصوصیات

1۔ شکار پر پابندیاں: ایکٹ کے تحت غیر قانونی شکار پر سخت پابندیاں عائد کی گئیں، جس میں شکار کے لائسنس کی ضرورت اور غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لیے سزائیں شامل کی گئیں۔

2۔ محفوظ علاقے اور سینکچوریز: اس ایکٹ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے محفوظ علاقے (Sanctuaries) اور گیم ریزرو کے قیام کی اجازت دی گئی، تاکہ ان علاقوں میں جنگلی حیات کو محفوظ رکھا جا سکے۔

3۔ نایاب اقسام کا تحفظ: اس ایکٹ میں نایاب یا خطرے سے دوچار جنگلی حیات کی اقسام کے تحفظ کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے ہیں۔

4۔ شکار کے لائسنس اور پرمٹ: شکار کے لیے لائسنس کے اجراء اور شکار کے ضوابط کی نگرانی کے لیے تفصیلی ضوابط وضع کیے گئے ہیں۔

5۔ جرمانے اور سزائیں: غیر قانونی شکار اور جنگلی حیات کے تحفظ کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے جرمانے اور سزائیں عائد کی گئیں۔

ترامیم

2015 میں خیبر پختونخوا اسمبلی نے Khyber Pakhtunkhwa Wildlife and Biodiversity Act, 2015 منظور کیا، جس نے 1975 کے ایکٹ کو مکمل طور پر ریپلیس کر دیا۔ نئے قانون میں حیاتیاتی تنوع (biodiversity) کو بھی شامل کیا گیا، اور اس میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے چیلنجز کو بہتر طریقے سے نمٹنے کے لیے ترامیم کی گئیں۔

موجودہ حیثیت

نیا Khyber Pakhtunkhwa Wildlife and Biodiversity Act, 2015 مؤثر طور پر نافذ ہے، اور یہ جنگلی حیات کے تحفظ کے علاوہ حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کی اہمیت کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ اس نئے قانون کے ذریعے خیبر پختونخوا میں جنگلی حیات کے تحفظ کے اقدامات مزید مؤثر بنائے گئے ہیں۔

تنقیدی جائزہ

N.W.F.P. وائلڈ لائف ایکٹ 1975 نے صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط قانونی ڈھانچہ فراہم کیا، مگر یہ ایکٹ وقت کے ساتھ ماحولیاتی تبدیلیوں اور جدید چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں ناکافی ثابت ہوا۔ اس کے باوجود، یہ ایکٹ اُس وقت کے لحاظ سے مؤثر تھا اور اس نے صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا۔

نئے قانون (2015) نے ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے، اور اس میں حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے نئے پہلو شامل کیے گئے ہیں۔ تاہم، اس قانون کے مکمل نفاذ کے لیے بھی وسائل کی کمی اور ماہر عملے کی ضرورت ہے۔

N.W.F.P. وائلڈ لائف ایکٹ 1975 نے خیبر پختونخوا میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم قانونی فریم ورک فراہم کیا۔ اگرچہ اس کے نفاذ میں کچھ مشکلات آئیں، لیکن 2015 میں منظور ہونے والے نئے قانون نے ان مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نئے قانون کے ذریعے صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ کی حکمت عملی کو مزید مؤثر بنایا جا سکتا ہے، اور اس کی اہمیت میں وقت کے ساتھ مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

. N.W.F.P. Wildlife Rules, 1977

پس منظر

N.W.F.P.(موجودہ خیبر پختونخوا) وائلڈ لائف رولز N.W.F.P.1977

اہم خصوصیات

1۔ شکار کے لائسنس اور پرمٹ کا نظام: شکار کے لائسنس کے اجراء کے لیے تفصیلی ضوابط وضع کیے گئے ہیں۔ شکار کے مخصوص طریقوں کی نگرانی کے لیے پرمٹ سسٹم متعارف کرایا گیا۔

2۔ محفوظ علاقے اور سینکچوریز: محفوظ علاقوں اور گیم ریزرو کے قیام کے لیے ضوابط فراہم کیے گئے ہیں تاکہ جنگلی حیات کا تحفظ کیا جا سکے۔

3۔ نایاب اقسام کا تحفظ: خطرے سے دوچار جنگلی حیات کی اقسام کے تحفظ کے لیے مخصوص ضوابط وضع کیے گئے ہیں تاکہ ان کی بقاء کو یقینی بنایا جا سکے۔

4۔ شکار پر پابندیاں: ان رولز میں شکار کی اقسام اور شکار کے آلات پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں، اور مخصوص جانوروں کے شکار کے موسم کا تعین کیا گیا ہے۔

5۔ جنگلی حیات کی تجارت اور ٹریفک کی روک تھام: غیر قانونی جنگلی حیات کی تجارت اور ٹریفک کی روک تھام کے لیے ضوابط متعارف کرائے گئے ہیں۔

موجودہ حیثیت

2015 میں خیبر پختونخوا اسمبلی نے ایک نیا قانون، Khyber Pakhtunkhwa Wildlife and Biodiversity Act 2015 اس نئے قانون میں حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کو بھی شامل کیا گیا ہے، جو کہ ماحولیاتی تبدیلیوں اور جدید چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اہم ہے۔

تنقیدی جائزہ

اگرچہ N.W.F.P. وائلڈ لائف رولز 1977 نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے اہم ضوابط فراہم کیے، لیکن ان کے نفاذ میں کچھ مسائل کا سامنا بھی رہا، جیسے وسائل کی کمی، ماہر عملے کی عدم دستیابی، اور غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لیے مؤثر حکمت عملی کی کمی۔ 1977 کے رولز کے بعد کے ماحولیاتی چیلنجز اور تبدیلیوں کی روشنی میں نئے ضوابط کی ضرورت تھی، اور اس کے لیے Khyber Pakhtunkhwa Wildlife and Biodiversity Act 2015 کو منظور کیا گیا۔

N.W.F.P. وائلڈ لائف رولز 1977 نے خیبر پختونخوا میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مفصل اور مؤثر ضابطہ فراہم کیا۔ ان رولز کی موجودگی نے جنگلی حیات کے انتظامات کو بہتر بنایا، مگر جدید ماحولیاتی چیلنجز کے لیے نئے قوانین اور ضوابط کی ضرورت تھی، جو کہ Khyber Pakhtunkhwa Wildlife and Biodiversity Act 2015 کے ذریعے فراہم کیے گئے ہیں۔

. Northern Areas Wildlife Preservation Act, 1975

پس منظر

Northern Areas Wildlife Preservation Act, 1975 کا مقصد پاکستان کے شمالی علاقوں (جو اب گلگت بلتستان کہلاتے ہیں) میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک قانونی فریم ورک فراہم کرنا تھا۔ ان علاقوں میں قدرتی وسائل کی بھرپور موجودگی اور جغرافیائی تنوع

کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ ایکٹ ان قدرتی وسائل اور جنگلی حیات کی حفاظت کے لیے ایک مضبوط قانونی اور انتظامی ڈھانچہ فراہم کرنے کے لیے متعارف کرایا گیا۔ خصوصاً مارخور، برفانی چیتے، اور دیگر نایاب اور خطرے سے دوچار اقسام کی حفاظت پر زور دیا گیا۔

اہم خصوصیات

1۔ **جنگلی حیات کا تحفظ:** اس ایکٹ کا بنیادی مقصد جنگلی حیات کے تحفظ کو یقینی بنانا تھا، خصوصاً وہ اقسام جو خطرے سے دوچار یا نایاب تھیں، جیسے مارخور اور برفانی چیتے۔

2۔ **محفوظ علاقے اور سینکچوریز:** جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے مخصوص علاقے (Sanctuaries) اور گیم ریزرو کے قیام کے انتظامات کیے گئے تاکہ قدرتی ماحول کا تحفظ کیا جا سکے۔

3۔ **شکار پر پابندیاں:** غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لیے سخت پابندیاں عائد کی گئیں، اور شکار کے لیے مخصوص لائسنس اور اجازت نامے جاری کرنے کا نظام متعارف کرایا گیا۔

4۔ **جرمانے اور سزائیں:** غیر قانونی شکار اور جنگلی حیات کے تحفظ کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے جرمانے اور سزائیں مقرر کی گئیں۔

5۔ **محکمہ وائلڈ لائف کی ذمہ داریاں:** محکمہ وائلڈ لائف کے افسران کی ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا تاکہ جنگلی حیات کے تحفظ میں مؤثر نگرانی کی جا سکے۔

ترامیم

گلگت بلتستان کے قیام کے بعد: 2009 میں گلگت بلتستان کے قیام کے بعد، یہاں الگ وائلڈ لائف قانون سازی کی ضرورت محسوس ہوئی۔

نیا قانون: Gilgit Baltistan Wildlife Act, 2015 کا ڈرافٹ تیار کیا گیا، لیکن اس کے مکمل نفاذ میں سست روی دیکھی گئی ہے۔

موجودہ حیثیت

Northern Areas Wildlife Preservation Act, 1975 اس وقت بھی گلگت بلتستان میں بنیادی قانونی حوالہ کے طور پر نافذ ہے۔ تاہم، نئے قانون سازی کے عمل میں تاخیر اور جدید چیلنجز کے باعث اس ایکٹ میں ترامیم کی ضرورت تسلیم کی جا رہی ہے۔

تنقیدی جائزہ

اگرچہ Northern Areas Wildlife Preservation Act, 1975 نے جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے ایک مضبوط فریم ورک فراہم کیا، لیکن اس کے نفاذ میں مختلف چیلنجز سامنے آئے ہیں جیسے:

* **وسائل کی کمی:** جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے درکار وسائل کی شدید کمی۔
* **جغرافیائی دشواریاں:** گلگت بلتستان کی جغرافیائی ساخت اور دور دراز علاقوں تک پہنچنے میں مشکلات۔
* **نفاذ کی سست روی:** نیا قانون 2015 کا ڈرافٹ تیار ہونے کے باوجود اس کا مؤثر نفاذ سست روی کا شکار ہے۔

Northern Areas Wildlife Preservation Act, 1975 نے گلگت بلتستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے اہم قوانین فراہم کیے ہیں۔ اگرچہ اس ایکٹ کی افادیت کا دائرہ وسیع ہے، لیکن اس میں وقت کے ساتھ ترامیم کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے تاکہ جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے جدید چیلنجز کا مؤثر مقابلہ کیا جا سکے۔ نئے قانون سازی کی کوششوں کو مزید تسلسل اور مؤثر حکمت عملی کے ساتھ مکمل کیا جا سکتا ہے تاکہ گلگت بلتستان میں جنگلی حیات کی بقاء کو یقینی بنایا جا سکے۔

Punjab Wildlife (Protection, Preservation, Conservation and Management) Act, 1974

پس منظر

پنجاب وائلڈ لائف (پروٹیکشن، پریزرویشن، کنزرویشن اور مینجمنٹ) ایکٹ 1974، پنجاب کی مخصوص جنگلی حیات کے تحفظ کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا۔ یہ قانون 1959 کے آرڈیننس کی جگہ لیا اور صوبہ پنجاب کی حیاتیاتی تنوع کی حفاظت کے لیے بنایا گیا۔ اس کا مقصد صوبے میں جنگلی حیات کے تحفظ اور ان کے قدرتی ماحول کی بقاء کو یقینی بنانا تھا۔

اہم خصوصیات

1۔ پنجاب وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ کا قیام: ایکٹ کے تحت پنجاب میں وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا، جو جنگلی حیات کے تحفظ اور ان کے انتظام کے لیے ذمہ دار ہے۔

2۔ شکار کے لائسنس اور ضوابط: اس ایکٹ میں شکار کرنے کے لیے مخصوص لائسنس کی ضرورت اور شکار کے طریقوں پر سخت پابندیاں عائد کی گئی ہیں، جن میں غیر قانونی شکار پر جرمانے اور سزائیں شامل ہیں۔

3۔ محفوظ علاقے اور سینکچوریز: اس ایکٹ کے تحت پنجاب میں محفوظ علاقے (Sanctuaries) اور گیم ریزرو کے قیام کی اجازت دی گئی تاکہ جنگلی حیات کی حفاظت کی جا سکے۔

4۔ نایاب اقسام کا تحفظ: نایاب اور خطرے سے دوچار انواع کی حفاظت کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے، جن میں ان کی شکار پر مکمل پابندی اور ان کے رہائشی علاقوں کا تحفظ شامل ہے۔

ترامیم

اس ایکٹ میں مختلف ترامیم کی گئیں تاکہ جنگلی حیات کے تحفظ کے عمل کو مزید مؤثر بنایا جا سکے۔ اہم ترامیم میں شامل ہیں:

* Punjab Wildlife (Amendment) Act, 2007 اس ترامیم نے شکار کے قوانین کو مزید سخت کیا۔
* Punjab Wildlife (Amendment) Act, 2010 اس میں جنگلی حیات کے تحفظ کے ضوابط میں مزید بہتری کی گئی۔
* Punjab Wildlife (Amendment) Act, 2022 اس ترامیم کے ذریعے خاص طور پر خطرے سے دوچار انواع کے تحفظ کے حوالے سے مزید سخت اقدامات کیے گئے۔

موجودہ حیثیت

2022 کی ترامیم کے بعد، یہ قانون مزید جامع اور مؤثر ہو گیا ہے۔ اس کے نفاذ کا دارومدار پنجاب وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ پر ہے، جو جنگلی حیات کے تحفظ اور ان کے انتظام کے تمام پہلوؤں کو سنبھالنے کا ذمہ دار ہے۔

تنقیدی جائزہ

اگرچہ یہ قانون اچھی طرح سے مرتب کیا گیا ہے، اس کے نفاذ میں چند چیلنجز موجود ہیں، جن میں غیر قانونی شکار، وائلڈ لائف ٹریفکنگ، اور محدود وسائل شامل ہیں۔ ان چیلنجز کے باوجود، یہ قانون پنجاب میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم اور مضبوط فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں، اس قانون کی موجودہ حیثیت نے اسے ایک بنیادی قانونی دستاویز بنا دیا ہے، جس پر جنگلی حیات کے تحفظ کے تمام اقدامات کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ پنجاب وائلڈ لائف (پروٹیکشن، پریزرویشن، کنزرویشن اور مینجمنٹ) ایکٹ 1974 نے صوبہ پنجاب میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک اہم قانونی فریم ورک فراہم کیا۔ اس میں دی گئی ترامیم اور ضوابط نے اس قانون کو مزید مؤثر بنایا ہے، اور اس کا نفاذ جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے

ضروری اقدامات کا ضامن ہے۔ یہ ایکٹ پاکستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے ایک مثالی قانونی دستاویز ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Government of Balochistan. *Balochistan Forest Regulation*. Quetta: Balochistan Government Press, 1975.
* Government of Balochistan. *Balochistan Wildlife Protection Act*. Quetta: Balochistan Government Press, 1974.
* Government of Pakistan. *Pakistan Environmental Protection Ordinance*. Islamabad: Ministry of Environment, Government of Pakistan, 1971.
* Government of Pakistan. *Wildlife Protection Ordinance*. Islamabad: Ministry of Law, Government of Pakistan, 1959.
* Government of Sindh. *Sindh Wildlife Protection Ordinance*. Karachi: Sindh Government Press, 1972.
* IUCN-Pakistan. *Biodiversity Action Plan for Pakistan*. Karachi: IUCN-Pakistan, 2004.
* Ministry of Climate Change. *National Climate Change Policy*. Islamabad: Ministry of Climate Change, Government of Pakistan, 2015.
* West Pakistan Government. *West Pakistan Wildlife Protection Rules*. Lahore: West Pakistan Government Press, 1960.
* WWF-Pakistan. *Pakistan Wildlife Conservation Report 2020*. Lahore: WWF-Pakistan, 2020.